حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی *

عالم اسلام کی زبوں حالی اور پستی کے اسباب

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج مسلمان دنیا کے تمام اطراف میں نہایت ہی ذلت ورسوائی کا سامنا کر رہے ہیں' ان کے دردناک اور کربناک حالات آپ کے سامنے ہیں' دنیا کا گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ ان کے مقدس خون سے رنگین ہے۔ ہماری غیرت وعزت وآبرو کا مذاق اڑایا جارہا ہے' ہماری ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتیں تک لوٹی جارہی ہیں۔ فلسطین' چیچنیا' بوسنیا' افغانستان اور کشمیر کے واقعات سے ہمارے قلوب خون کے آنسو بہا رہے ہیں اور دشمن اس پر بس کرنے والا نہیں بلکہ وہ ہم کو مزید زخمی زخمی کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے تاکہ دنیا میں ہمارا نام ایک زندہ اور باغیرت قوم کی حیثیت سے باقی نہ رہے اب آیئے' اور سوچ لیں کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے ہم اس عظیم ذلت ورسوائی اور کربناک حالات سے دوچار ہو چکے ہیں۔ میرے نزدیک وہ اسباب یہ ہیں۔

(ا) عالم اسلام کا مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہونا اور ان مختلف ٹکڑوں پر ایسے حکمرانوں کا تسلط جو اعلیٰ درجہ کے بے دین' غلامانہ ذہن کے حامل اور خود غرض اور عیش وعشرت کے دلدادہ ہیں لہٰذا جس طرح بھی ہو ان کربناک حالات اور ذلت ورسوائی سے نجات حاصل کرنے کے لئے ان حکمرانوں سے گلو خلاصی ضروری ہے اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلام' عالم اسلام میں لکیروں کے کھینچنے اور متعدد حکمرانوں کی اجازت نہیں دیتا ہے' بلکہ اسلام نے اہل اسلام پر یہ ذمہ داری ڈالدی ہے کہ اہل اسلام تمام اسلامی دنیا کے لئے ایک ایسے نڈر و نر حکمران کا انتخاب کریں گے جو صالح و متدین وحر وآزاد اور وطن کے حسن انتظام اور دفاع ملت و وطن کی اعلیٰ صلاحیت رکھتا ہو۔

(ب) دوسرا سبب ترک جہاد ہے حدیث میں ہے اذا تبایعتم بالعین و اتبعتم اذناب البقر ذللتم وظهر عليكم عدوكم وفي رواية سلط عليكم شرارکم فيدعوا اخيارکم فلا يستجاب لكم (ردالمحتار)

یعنی جب تم زر ومال کے پیچھے پڑ کر جہاد کو ترک کردیں تو تم ذلیل ورسوا ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غلبہ حاصل کرے گا اور دوسری روایت میں ہے کہ تم پر تمہارے اشرار مسلط کردیئے جاوینگے۔ یعنی آپ میں بدترین لوگ

---

* رئیس دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تمہارے حکمران بن جائیں گے اور پھر تمہارے نیک و بزرگ تمہارے لئے دعا کرتے رہیں گے مگر وہ دعا تمہارے حق میں قبول نہ کی جاوے گی اور حضرت ابوایوب انصاریؓ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشادگرامی و لا تلقوا بایدکم الی التھلکة (ترجمہ) اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو کا مطلب دنیاوی کاموں میں مشغول ہو کر جہاد کو ترک کرنا ہے۔ (ابوداؤد) علامہ اقبال اسی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں:

اے لا الہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں　　گفتار دلبرانہ کردار قاہرانہ
تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے　　کھویا گیا ہے تیرا جذبِ قلندرانہ

(ج) تیسری سبب زرین قرآنی حکم و اعدو الھم ما استطعتم من قوة و من رباط الخیل ترھبون به عدو الله وعدوکم و اخرین من دونھم الایة۔

ترجمہ: ”اور ان کافروں کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے ہتھیار سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو کہ اس کے ذریعے سے تم رعب جمائے رکھو ان پر جو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں، اور تمہارے دشمن ہیں، اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی“ سے روگردانی ہے کہ ہم اور ہمارے عیاش اور غیرت وحمیت سے خالی حکمرانوں نے غفلت کر کے کفار کے موثر مقابلہ کے لئے اسلحہ سازی اور آلات حرب کی تیاری پر کوئی توجہ نہ دی جب کہ کفار نے اس صنعت پر خوب توجہ دی، اور عظیم و کثیر اسلحہ اور آلات حرب جمع کیا مختلف قسم کے جہاز اور جوہری میزائل اور بم حتیٰ کہ بموں کی ماں تک بنایا تب مسلمانوں کو چیلنج کیا اور آج ان کے اس اسلحہ و آلات حرب کی وجہ سے ہم ان کے مقابلہ سے کنارہ کشی کر رہے ہیں۔ لہٰذا امۃ مسلمہ کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی دنیا کے عوام ایک نڈر اور حکمرانی کے شرعی اوصاف کے حامل حکمران کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور جہاد کو سینہ سے لگا کر اسلام کے اس زرین حکم و اعدو الھم ما استطعتم (الایة) پر عمل کر کے اسلحہ سازی اور آلات حرب کی تیاری میں دشمن سے سبقت یا کم از کم دشمن کے ساتھ اس باب میں مساوات حاصل کریں تو ہماری یہ حالت بدُ اچھی حالت سے بدل جائیگی۔

غافل نہ ہو خودی سے کر اپنی پاسبانی　　شاید کسی حرم کا تو بھی ہے آستانہ

کتنی افسوس کی بات ہے کہ کفار نے جو عظیم قوت وطاقت حاصل کی ہے تو مسلمانوں کے سرمایہ ہی سے حاصل کی ہے، کیا یہ کوئی ڈھکی چھپی بات ہے کہ مسلمانوں نے بالخصوص عرب مسلمانوں نے سارا سرمایہ امریکہ وغیرہ ممالک کفر میں جمع کر رکھا ہے اور کفار نے اسی سرمایہ سے یہ قوت وطاقت حاصل کی جس کو اب مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ فواسفا!! ....